روزنامہ
ٹیلی فون نمبر 213029 C.P.L 61

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

ہفتہ 5 جنوری 2002ء، 20 شوال 1422 ہجری - 5 صلح 1381 ہش جلد 52-87 نمبر 5

صدق میرا شفیع ہے

حضرت علیؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت ﷺ سے آپ کی سنت کے بارہ میں پوچھا تو آپ نے اس کا تفصیلی جامع نقشہ بیان کرتے ہوئے یہ بھی فرمایا کہ اللہ پر یقین میری قوت، صدق میرا شفیع اور اطاعت الٰہی میرا حسب ہے۔

(الشفاء - قاضی عیاض بن موسی ص 81)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

خدا تعالیٰ کا قرب پانے کی راہ

خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کی راہ یہ ہے کہ اس کے لئے صدق دکھایا جائے۔ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو قرب حاصل کیا تو اس کی وجہ یہی تھی۔ چنانچہ فرمایا ہے۔ (-) ابراہیمؑ وہ ابراہیمؑ ہے جس نے وفاداری دکھائی۔ خدا تعالیٰ کے ساتھ وفاداری اور صدق اور اخلاص دکھانا ایک موت چاہتا ہے جب تک انسان دنیا اور اس کی ساری لذتوں اور شوکتوں پر پانی پھیر دینے کو تیار نہ ہو جاوے۔ اور ہر ذلت اور سختی اور تنگی خدا کے لئے گوارا کرنے کو تیار نہ ہو۔ یہ صفت پیدا نہیں ہو سکتی۔ بت پرستی یہی نہیں کہ انسان کسی درخت یا پتھر کی پرستش کرے بلکہ ہر ایک چیز جو اللہ تعالیٰ کے قرب سے روکتی اور اس پر مقدم ہوتی ہے۔ وہ بت ہے اور اس قدر بت انسان اپنے اندر رکھتا ہے کہ اس کو پتہ بھی نہیں لگتا کہ میں بت پرستی کر رہا ہوں۔ پس جب تک خالص خدا تعالیٰ ہی کے لئے نہیں ہو جاتا اور اس کی راہ میں ہر مصیبت کی برداشت کرنے کے لئے تیار نہیں ہوتا۔ صدق اور اخلاص کا رنگ پیدا ہونا مشکل ہے۔ ابراہیم علیہ السلام کو جو یہ خطاب ملا۔ یہ یونہی مل گیا تھا؟ نہیں۔ ابراهیم الذی وفّی (النجم :38) کی آواز اس وقت آئی جبکہ وہ بیٹے کی قربانی کے لئے تیار ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ عمل کو چاہتا اور عمل ہی سے راضی ہوتا ہے۔ اور عمل دکھ سے آتا ہے۔ لیکن جب انسان خدا کے لئے دکھ اٹھانے کو تیار ہو جاوے تو خدا تعالیٰ اس کو دکھ میں بھی نہیں ڈالتا۔ دیکھو۔ ابراہیم علیہ السلام نے جب اللہ تعالیٰ کے حکم کی تعمیل کے لئے اپنے بیٹے کو قربان کر دینا چاہا اور پوری تیاری کر لی تو اللہ تعالیٰ نے اس کے بیٹے کو بچا لیا۔ وہ آگ میں ڈالے گئے لیکن آگ ان پر کوئی اثر نہ کر سکی۔ اللہ تعالیٰ کی راہ میں تکلیف اٹھانے کو تیار ہو جاوے تو خدا تعالیٰ تکالیف سے بچا لیتا ہے۔

(ملفوظات جلد دوم ص 703)

سالانہ مقابلہ بین الاضلاع خدام الاحمدیہ پاکستان 2001-2000ء

اول: ضلع لاہور
دوم: ضلع کراچی
سوم: ضلع حیدر آباد
چہارم: ضلع میر پور آزاد کشمیر
پنجم: ضلع منڈی بہاؤالدین
ششم: ضلع راجن پور
ہفتم: ضلع نارووال
ہشتم: ضلع منھی
نہم: ضلع میر پور خاص
دہم: ضلع جہلم

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان)

خصوصی درخواست دعا

احباب جماعت سے جملہ اسیران راہ مولا کی جلد اور باعزت رہائی نیز مختلف مقدمات میں ملوث افراد جماعت کی باعزت بریت کے لئے درمندانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے ان بھائیوں کو اپنی حفظ و امان میں رکھے ہر شر سے بچائے۔

یوم تحریک جدید

امراء وصدر صاحبان کی خدمت میں گزارش ہے کہ 12- اپریل 2002ء بروز جمعۃ المبارک یوم تحریک جدید منانے کا اہتمام فرمائیں۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

ڈینٹل سرجن کا تقرر

احباب کی خدمت میں گزارش ہے کہ مکرم ڈاکٹر عبدالصمد صاحب چوہدری (ریٹائرڈ پرنسپل ڈینٹل سرجن جنرل ہسپتال راولپنڈی) کا تقرر بطور ڈینٹل سرجن فضل عمر ہسپتال ربوہ میں ہو چکا ہے۔ احباب استفادہ فرمائیں۔

(ایڈمنسٹریٹر)

سنا ہے اس کے غلاموں کی بھی غلام ہے آگ

کیوں اشک آنکھوں سے باہر نکل کے دیکھتے ہیں
کہ دیکھنا ہو تو اس کو سنبھل کے دیکھتے ہیں

سنا ہے دید کے قابل ہے اس کی ہر اک بات
یہ بات ہے تو چلو ہم بھی چل کے دیکھتے ہیں

سنا ہے اس کے لئے آسمان پہ ہے شور
میں پہ سلسلے جنگ و جدل کے دیکھتے ہیں

نا ہے بولے تو الفاظ فرطِ لذت سے
نصارِ صوت سے باہر نکل کے دیکھتے ہیں

سنا ہے جب وہ سرِ بزم مسکراتا ہے
نثار ہوتے ہیں عاشق مچل کے دیکھتے ہیں

سنا ہے اس نے کہا تھا یہ ایک آمر سے
کہ ہوشیار! فرشتے اجل کے دیکھتے ہیں

سنا ہے ہاتھ اٹھائے اگر دعا کے لئے
تو حادثات ارادہ بدل کے دیکھتے ہیں

سنا ہے اس کے غلاموں کی بھی غلام ہے آگ
یہ بات ہے تو چلو ہم بھی جل کے دیکھتے ہیں

سنا ہے ہجر کی جب رات بھیگ جاتی ہے
تو اشک ستارے پگھل کے دیکھتے ہیں

سنا ہے یوں بھی ضروری ہے دل کی تبدیلی
یہ بات ہے تو چلو دل بدل کے دیکھتے ہیں

سنا ہے ہجر کے مارے جو دیکھ پائیں اسے
تو فرطِ لطف سے آنسو نکل کے دیکھتے ہیں

سنا ہے دیکھیں اگر اس کو باوضو ہو کر
تو اعتراض کے پتھر پگھل کے دیکھتے ہیں

سنا ہے اس کی فتوحات کا شمار نہیں
یہ اور بات ہے اغیار جل کے دیکھتے ہیں

سنا ہے دین ہیں ایک کالی کملی والے کی
یہ معجزات جو فکر و عمل کے دیکھتے ہیں

سنا ہے عاشقِ صادق وہ اک حسین کا ہے
کہ اس کی نثر میں موسم غزل کے دیکھتے ہیں

سنا ہے زندوں میں اونچا ہے سب سے قامت میں
کیوں پستہ قد اسے ناحق اچھل کے دیکھتے ہیں

سنا ہے چڑھتا ہے جب بھی وہ چاند چہرے کا
اندھیرے چھپ کے اسے ہاتھ مل کے دیکھتے ہیں

سنا ہے جب وہ ''منالی'' کی سیر کو جائے
تو کوہسار کے چشمے ابل کے دیکھتے ہیں

سنا ہے اس گل خوبی کی زلف کے ہیں اسیر
جو پھول جھیل کے رخ پر کنول کے دیکھتے ہیں

سنا ہے دیکھنا چاہیں اگر حسین اسے
تو اس کے حسن کے سانچے میں ڈھل کے دیکھتے ہیں

ق

سنا ہے اہل نظر اس کے عہد الفت میں
کرشمے آج بھی حسنِ ازل کے دیکھتے ہیں

سنا ہے جب بھی وہ جھکتے ہیں اپنے رب کے حضور
پکارتے ہی نہیں اس کو بلکہ دیکھتے ہیں

سنا ہے عقل کے اندھوں کا کچھ علاج نہیں
مگر سنا ہے کہ اب ہلکے ہلکے دیکھتے ہیں

نہ جانے کیوں انہیں منزل نظر نہیں آتی
وہ راستہ کبھی رہبر بدل کے دیکھتے ہیں

سنا ہے آج بھی ارضِ وطن کے فتویٰ فروش
ضمیر صوت و صدا کو کچل کے دیکھتے ہیں

گلہ ہے کس لئے ملائے شہر کو مضطر
وفا کے پیڑ اگر پھول پھل کے دیکھتے ہیں

چوہدری محمد علی

پبلشر آغا سیف اللہ- پرنٹر قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس- مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے

سلسلہ احمدیہ کے نظام مالیات کی بنیادی اینٹیں - تائید حق کی شاخیں

حضرت مسیح موعود اور حضرت خلیفۃ المسیح الاول کی مالی تحریکات

یہ دین کی اغراض کے لئے خدمت کا وقت ہے - جو پھر کبھی ہاتھ نہیں آئے گا

محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت

قسط دوم

11- اشتہار چندہ منارۃ المسیح

(28 مئی 1900ء مشمولہ ضمیمہ خطبہ الہامیہ)

حضرت اقدس نے مخلصین جماعت کو مخاطب کرتے ہوئے تحریر فرمایا- ''یہ اشتہار منارہ کے لئے لکھا گیا ہے مگر یاد رہے کہ (بیت) کی بعض جگہ کی عمارات بھی ابھی نادرست ہیں اس لئے یہ قرار پایا ہے کہ جو کچھ منارۃ المسیح کے مصارف میں سے بچے گا وہ (بیت) کی دوسری عمارت پر لگا دیا جائے گا...... اس منارہ میں ہماری یہ بھی غرض ہے کہ مینار کے اندر یا جیسا کہ مناسب ہو ایک گول کمرہ یا کسی اور وضع کا کمرہ بنا دیا جائے جس میں کم سے کم سو آدمی بیٹھ سکے اور یہ کمرہ وعظ اور مذہبی تقریروں کے لئے کام آئے گا کیونکہ ہمارا ارادہ ہے کہ سال میں ایک یا دو دفعہ قادیان میں مذہبی تقریروں کا ایک جلسہ ہوا کرے اور اس جلسہ میں ہر ایک شخص مسلمانوں اور ہندوؤں اور آریوں اور عیسائیوں اور سکھوں میں سے اپنے مذہب کی خوبیاں بیان کرے-''

(مجموعہ اشتہارات جلد سوم ص 296-297)

ایک ماہ بعد حضور نے یکم جولائی 1900ء کو اس ضمن میں دوسرا اشتہار شائع فرمایا:

جس کے شروع میں بتایا کہ:-

''اگر انسان کو ایمانی دولت سے حصہ ہو تو گو کیسے ہی مالی مشکلات کے شکنجہ میں آ جائے تاہم وہ کار خیر کی توفیق پالیتا ہے- نظیر کے طور پر بیان کرتا ہوں کہ ان دنوں میں میری جماعت میں سے دو ایسے مخلص آدمیوں نے اس کام کیلئے چندہ دیا ہے جو باقی دوستوں کے لئے درحقیقت جائے رشک ہیں- ایک ان میں سے منشی عبدالعزیز نام ضلع گورداسپور میں پٹواری ہیں جنہوں نے باوجود اپنی کم سرمائیگی کے ایک سو روپیہ اس کام کے لئے چندہ دیا ہے- اور میں خیال کرتا ہوں کہ یہ سو روپیہ کئی سال کا ان کا اندوختہ ہو گا- اور زیادہ وہ قابل تعریف اس سے بھی ہیں کہ ابھی وہ ایک اور کام میں سو روپیہ چندہ دے چکے ہیں اور اب اپنے عیال کی بھی چنداں پروا نہ رکھ کر یہ چندہ پیش کر دیا- جزاہم اللہ خیر الجزاء- دوسرے مخلص جنہوں نے اس وقت بڑی مردانگی دکھلائی ہے- میاں شادیخاں لکڑی فروش ساکن سیالکوٹ ہیں- ابھی وہ ایک کام میں ڈیڑھ سو روپیہ چندہ دے چکے ہیں- اور اب اس کام کے لئے دو سو روپیہ چندہ بھیج دیا ہے- اور یہ وہ متوکل شخص ہے کہ اگر اس کے گھر کا تمام اسباب دیکھا جائے تو شاید تمام جائداد پچاس روپیہ سے زیادہ نہ ہو- انہوں نے اپنے خط میں لکھا ہے کہ ''چونکہ ایام قحط ہیں اور دنیوی تجارت میں صاف تباہی نظر آتی ہے تو بہتر ہے کہ ہم دینی تجارت کریں- اس لئے جو کچھ اپنے پاس تھا سب بھیج دیا- اور درحقیقت وہ کام کیا جو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کیا تھا- اشتہار کے آخری حصہ میں اعلان فرمایا کہ جو مخلصین اس بابرکت تحریک کے لئے کم از کم سو روپے دیں گے ان کے نام کتبہ منار پر آئندہ نسلوں کے لئے بطور یادگار کندہ کئے جائیں گے ازاں بعد حضور نے 101 ایسے ایثار پیشہ بزرگوں کی فہرست دی جنہوں نے اپنے مقدس آقا کے ارشاد کی تعمیل میں والہانہ شان کے ساتھ سو سو روپے پیش کر دیا-

(مجموعہ اشتہارات جلد سوم صفحہ 314 تا 324)

حضرت مصلح موعود کا بیان ہے کہ:-

مجھے منارۃ المسیح کی تعمیر کے وقت کی یہ بات یاد ہے کہ حضرت مسیح موعود شہ نشین پر بیٹھے تھے اور میر حامد شاہ صاحب کے والد میر حکیم حسام الدین صاحب سامنے بیٹھے تھے- منارہ بنانے کی تجویز ہو رہی تھی- 7-8 ہزار جو جمع ہوا تھا وہ بنیادوں میں ہی صرف ہو گیا- حضرت مسیح موعود اس فکر میں تھے کہ اب کیا ہو گا- حکیم حسام الدین صاحب زور دے رہے تھے کہ حضور یہ بھی خرچ ہو گا وہ بھی ہو گا اور کئی ہزار روپیہ خرچ کا اندازہ پیش کر رہے تھے- حضرت مسیح موعود نے ان کی باتیں سن کر فرمایا حکیم صاحب کا منشاء یہ معلوم ہوتا ہے کہ منارہ کی تعمیر کو ملتوی کر دیا جائے چنانچہ ملتوی کر دیا گیا-''

(رپورٹ مجلس مشاورت 1945ء ص 156-157)

حضرت مسیح موعود کی وفات کے چھ سال بعد اولوالعزم خلیفہ موعود سیدنا محمود نے اپنے عہد خلافت کے پہلے ہی سال 27 نومبر 1914ء کو اس کی تعمیر کا کام دوبارہ شروع کرا دیا تعمیر کے نگران حضرت قاضی عبدالرحیم بھٹی مقرر ہوئے سنگ مرمر اجمیر شریف سے مہیا کیا گیا- یہ مینار جو فن تعمیر کا جنوبی ایشیا میں ایک مثالی نمونہ ہے دسمبر 1915ء میں پایہ تکمیل کو پہنچا- (مزید تفصیل مع 211 مخلص چندہ دہندگان کے اسماء تاریخ احمدیت جلد 2 جدید ایڈیشن ص 114 تا 125 میں شائع ہو چکی ہے)

12- رسالہ ریویو آف ریلیجنز کے جاری کرنے کی تحریک

حضرت اقدس نے 15 جنوری 1901ء کو اشتہار دیا کہ:

''یہ امر ہمیشہ میرے لئے موجب غم اور پریشانی کا تھا کہ وہ تمام سچائیاں اور پاک معارف اور دین (-) کی حمایت میں پختہ دلائل اور انسانی روح کو اطمینان دینے والی باتیں جو میرے پر ظاہر ہوئیں اور ہو رہی ہیں- ان تسلی بخش براہین اور موثر تقریروں سے ملک کے تعلیم یافتہ لوگوں اور یورپ کے حق کے طالبوں کو اب تک کچھ بھی فائدہ نہیں ہوا- یہ درد دل اس قدر تھا کہ آئندہ اس کی برداشت مشکل تھی- مگر چونکہ خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ قبل اس کے کہ ہم اس ناپائدار گھر سے گزر جائیں ہمارے تمام مقاصد پورے کر دے اور ہمارے لئے وہ آخری سفر حسرت کا سفر نہ ہو- اس لئے اس مقصد کے پورا کرنے کے لئے جو ہماری زندگی کا اصل مقصود ہے ایک تدبیر پیدا ہوئی ہے اور وہ یہ ہے کہ آج چند ایک احباب نے اپنے مخلصانہ مشورہ سے مجھے توجہ دلائی ہے کہ ایک رسالہ (میگزین) بزبان انگریزی مقاصد مذکورہ بالا کے اظہار کے لئے نکالا جائے جس میں مقصود بالذات ان مضامین کا شائع کرنا ہو گا- جو تائید (دین) میں میرے ہاتھ سے نکلے ہوں- اور جائز ہو گا کہ اور صاحبوں کے مذہبی یا قومی مضامین بھی بشرطیکہ ہم ان کو پسند کر لیں اس رسالہ میں شائع ہوں- اس رسالہ کی اشاعت کے لئے سب سے زیادہ دو امر قابل غور ہیں- ایک یہ کہ اس رسالہ کا نظم و نسق کس کے ہاتھ میں ہو- اور دوسرا یہ کہ اس کے مستقل سرمایہ کی کیا تجویز ہو- سو امر اول کے متعلق ہم نے یہ پسند کیا کہ اس اخبار کے ایڈیٹر مولوی محمد علی صاحب ایم-اے پلیڈر اور خواجہ کمال الدین صاحب بی-اے پلیڈر مقرر ہوں- اور ان ہر دو صاحبان نے اس خدمت کو قبول کر لیا ہے- امر دوم سرمایہ ہے- سو اس کے متعلق بالفعل کسی قسم کی رائے زنی نہیں ہو سکتی- اور یہی ایک بڑا بھاری امر ہے جو سوچنے کے لائق ہے- اس لئے قرین مصلحت یہ معلوم ہوتا ہے کہ ایک مجلس دوستوں کی منعقد کر کے اس کے متعلق بحث کی جائے اور جو طریق بہتر اور اولیٰ معلوم ہو وہی اختیار کیا جائے- مگر یہ بات ظاہر کرنے کے لائق ہے کہ مجھے اس سرمایہ کے انتظام میں کچھ دخل نہیں ہو گا ......اور یہ یاد رکھیں کہ یہ چندہ صرف تجارتی طور پر ہو گا- اور ہر ایک چندہ دینے والا بقدر اپنے روپیہ کے اپنا حق اس تجارت میں قائم کرے گا- اور اس کے ہر ایک پہلو پر بحث جلسہ کے وقت میں ہو گی- یہ خیراتی چندہ نہیں ہے- ایک طور کی تجارت ہے جس میں شراکت صرف دینی تائید تک ہے- اس سے زیادہ کوئی امر نہیں ہے- والسلام- اس امر کے متعلق خط و کتابت خواجہ کمال الدین صاحب پلیڈر پشاور سے کی جائے- (مجموعہ اشتہارات جلد سوم ص 393 تا 395)

اس تجویز کی روشنی میں ''رسالہ ریویو آف ریلیجنز'' انگریزی اور اردو دونوں زبانوں میں جاری ہوا جس نے ہندوستان سے یورپ و امریکہ تک کی مذہبی دنیا میں زبردست زلزلہ بپا کر دیا (انگریزی ایڈیشن 25 جنوری 1902ء کو شائع ہوا تھا- اور اردو میگزین مارچ 1902ء سے منظر عام پر آیا)

13- لنگر خانہ کے انتظام کے لئے خصوصی تحریک

5 مارچ 1902ء کو حضور نے اشتہار شائع فرمایا کہ:

''چونکہ کثرت مہمانوں اور حق کے طالبوں کی وجہ سے ہمارے لنگر خانہ کا خرچ بہت بڑھ گیا ہے اور کل میں نے جب لنگر خانہ کی تمام شاخوں پر غور کر کے اور جو کچھ مہمانوں کی خوراک اور مکان اور چراغ اور چارپائیاں اور برتن اور فرش اور مرمت مکانات اور

ضروری ملازموں اور سقا اور دھوبی اور بھنگی اور خطوط وغیرہ ضروریات کی نسبت مصارف پیش آتے رہتے ہیں- ان سب کو جمع کر کے حساب لگایا تو معلوم ہوا کہ ان دنوں میں آٹھ سو روپیہ اوسط ماہواری خرچ ہوتا ہے-

''اس پُرتشویش وقت میں کہ جبکہ آمدن مستقل طور پر ساٹھ روپیہ ماہواری بھی نہیں اور خرچ آٹھ سو روپیہ ماہواری سے کم نہیں' کوئی انتظام توکل علی اللہ ضروری ہے-...... میں نے سخت گھبراہٹ کے وقت میں بلحاظ ہمدردی اس جماعت کی جس کو میں اپنے ساتھ رکھتا ہوں' اس انتظام کو اپنا فرض سمجھا اور نیز اس خیال سے بھی کہ عمر کا اعتبار نہیں لہٰذا میں چاہتا ہوں کہ غرباء اور ضعفاء کی ایک جماعت میرے ساتھ رہے جو میری باتوں کو سنے اور سمجھے...... اگرچہ ہمارے سلسلہ کے ساتھ اور مصارف بھی لگے ہوئے ہیں لیکن میں سنت انبیاء علیہم السلام کے مطابق سب سے زیادہ اس فکر میں رہتا ہوں کہ ایک گروہ حق کے طالبوں کا ہمیشہ میرے پاس رہے-''

ازاں بعد تحریر فرمایا-

''یہ اشتہار ... بلکہ ان لوگوں کے ساتھ جو مرید کہ... فیصلہ کرتا ہوں خدا نے مجھے بتلایا... مد ہے یعنی وہی خدا کے دفتر میں مرید ہیں- جو اعانت اور نصرت میں مشغول ہیں...... سو ہر ایک شخص کو چاہئے کہ اس نئے انتظام کے بعد نئے سرے سے عہد کر کے اپنی خاص تحریر سے اطلاع دے کہ وہ ایک فرض حتمی کے طور پر اس قدر چندہ ماہواری بھیج سکتا ہے-''

(مجموعہ اشتہارات جلد سوم ص466 تا469)

14- الدار کی توسیع کے لئے تحریک

حضرت اقدس نے 5- اکتوبر 1902ء کو مشہور کتاب کشتی نوح شائع فرمائی جس میں اپنی مقدس تعلیم پر شرح و بسط سے روشنی ڈالی اور آخر میں ''الدار'' میں توسیع کا حسب ذیل اشتہار دیا:

''چونکہ آئندہ اس بات کا سخت اندیشہ ہے کہ طاعون ملک میں پھیل جائے اور ہمارے گھر میں جس میں بعض حصوں میں مرد بھی مہمان رہتے ہیں اور بعض حصوں میں عورتیں- سخت تنگی واقع ہے اور آپ لوگ سن چکے ہیں کہ اللہ جلشانہ نے ان لوگوں کے لئے جو اس گھر کی چار دیوار کے اندر ہوں گے حفاظت خاص کا وعدہ فرمایا ہے- اور اب وہ گھر جو غلام حیدر متوفی کا تھا جس میں ہمارا حصہ ہے اس کی نسبت ہمارے شریک راضی ہو گئے ہیں کہ ہمارا حصہ دیں اور قیمت پر باقی حصہ بھی دے دیں- میری دانست میں یہ حویلی جو ہماری حویلی کا ایک جز ہو سکتی ہے دو ہزار تک تیار ہو سکتی ہے- چونکہ خطرہ ہے کہ طاعون کا زمانہ قریب ہے اور یہ گھر وحی الٰہی کی خوشخبری کی رو سے اس طوفان طاعون میں بطور کشتی کے ہوگا- نہ معلوم کس کس کو اس کی بشارت کے وعدہ سے حصہ ملے گا اس لئے یہ کام بہت جلدی کا ہے- خدا پر بھروسہ کر کے جو خالق اور رازق ہے اور اعمال صالحہ کو دیکھتا ہے کوشش کرنی چاہئے- میں نے بھی دیکھا کہ یہ ہمارا گھر بطور کشتی کے تو ہے مگر آئندہ اس کشتی میں نہ کسی مرد کی گنجائش ہے نہ عورت کی- اس لئے توسیع کی ضرورت پڑی-

15- رسالہ ''ریویو آف ریلیجنز'' کے دس ہزار خریدار

حضرت اقدس کے قلم مبارک سے حسب ذیل ارشاد مبارک بطور ضمیمہ ریویو اردو بابت ماہ ستمبر 1903ء اشاعت پذیر ہوا-

''چونکہ ہماری تمام جماعت کو معلوم ہوگا کہ اصل غرض خدا تعالیٰ کی میرے بھیجنے سے یہی ہے کہ جو جو غلطیاں اور گمراہیاں عیسائی مذہب نے پھیلائی ہیں ان کو دور کر کے دنیا کے عام لوگوں کو (دین حق) کی طرف مائل کیا جائے اور اس غرض مذکورہ بالا جس کو دوسرے لفظوں میں احادیث صحیحہ میں کسر صلیب کے نام سے یاد کیا گیا ہے' پورا کیا جائے- اس لئے اور انہیں اغراض کے پورا کرنے کے لئے رسالہ انگریزی جاری کیا گیا ہے- جس کا شیوع یعنی شائع ہونا امریکہ اور یورپ کے اکثر حصوں میں بخوبی ثابت ہو چکا ہے اور بہت سے دلوں پر اثر ہونا شروع ہو گیا ہے بلکہ امید سے زیادہ اس رسالہ کی شہرت ہو چکی ہے اور لوگ نہایت سرگرم شوق سے اس رسالہ کے منتظر پائے جاتے ہیں- لیکن اب تک اس رسالہ کے شائع کرنے کے لئے مستقل سرمایہ کا انتظام کافی نہیں- اگر خدانخواستہ یہ رسالہ کم توجہی اس جماعت سے بند ہو گیا تو یہ واقعہ اس سلسلہ کے لئے ایک ماتم ہوگا- اس لئے میں پورے زور کے ساتھ اپنی جماعت کے مخلص جوانمردوں کو اس طرف توجہ دلاتا ہوں کہ وہ اس رسالہ کی اعانت اور مالی امداد میں جہاں تک ان سے ممکن ہے اپنی ہمت دکھلاویں-

دنیا جائے گزشتنی گزاشتنی ہے اور جب انسان ایک ضروری وقت میں ایک نیک کام کے بجا لانے میں پوری کوشش نہیں کرتا تو پھر وہ گیا ہوا وقت ہاتھ نہیں آتا- اور خود میں دیکھتا ہوں کہ بہت سا حصہ عمر کا گزار چکا ہوں- اور الہام الٰہی اور قیاس سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ باقی ماندہ تھوڑا سا حصہ ہے- **پس جو کوئی میری موجودگی اور میری زندگی میں میری منشاء کے مطابق میری اغراض میں مدد دے گا، میں امید رکھتا ہوں کہ وہ قیامت میں بھی میرے ساتھ ہو گا-** اور جو شخص ایسی ضروری مہمات میں مال خرچ کرے گا- میں امید نہیں رکھتا کہ اس مال کے خرچ سے اس کے مال میں کچھ کمی آ جائے گی بلکہ اس کے مال میں برکت ہو گی- پس چاہئے کہ خدا تعالیٰ پر توکل کر کے پورے اخلاص اور جوش اور ہمت سے کام لیں کہ یہی وقت خدمت گزاری کا ہے- پھر بعد اس کے وہ وقت آتا ہے کہ ایک سونے کا پہاڑ بھی اس راہ میں خرچ کریں تو اس وقت کے پیسہ کے برابر نہیں ہوگا- یہ ایک ایسا مبارک وقت ہے کہ تم میں وہ خدا کا فرستادہ موجود ہے جس کا صدہا سال سے امتیں انتظار کر رہی تھیں- اور ہر روز خدا تعالیٰ کی تازہ وحی تازہ بشارتوں سے بھری ہوئی نازل ہو رہی ہے اور خدا تعالیٰ نے متواتر ظاہر کر دیا ہے- کہ واقعی اور قطعی طور پر وہی شخص اس جماعت میں داخل سمجھا جائے گا کہ اپنے عزیز مال کو اس راہ میں خرچ کرے گا-

یہ ظاہر ہے کہ تم دو چیز سے محبت نہیں کر سکتے اور تمہارے لئے ممکن نہیں کہ مال سے بھی محبت کرو اور خدا سے بھی- صرف ایک سے محبت کر سکتے ہو- پس خوش قسمت وہ شخص ہے کہ خدا سے محبت کرے- اور اگر کوئی تم میں سے خدا سے محبت کر کے اس کی راہ میں مال خرچ کرے گا تو میں یقین رکھتا ہوں کہ اس کے مال میں بھی دوسروں کی نسبت زیادہ برکت دی جائے گی- کیونکہ مال خود بخود نہیں آتا بلکہ خدا کے ارادہ سے آتا ہے- پس جو شخص خدا کے لئے بعض حصہ مال کا چھوڑتا ہے وہ ضرور اسے پائے گا- لیکن جو شخص مال سے محبت کر کے خدا کی راہ میں وہ خدمت بجا نہیں لاتا جو بجا لانی چاہئے تو وہ ضرور اس مال کو کھوئے گا- یہ مت خیال کرو کہ مال تمہاری کوشش سے آتا ہے بلکہ خدا تعالیٰ کی طرف سے آتا ہے- اور یہ مت خیال کرو کہ تم کوئی حصہ مال کا دے کر یا کسی اور رنگ سے کوئی خدمت بجا لا کر خدا تعالیٰ اور اس کے فرستادہ پر کچھ احسان کرتے ہو- **بلکہ یہ اس کا احسان ہے کہ تمہیں اس خدمت کے لئے بلاتا ہے** اور میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اگر تم سب کے سب مجھے چھوڑ دو اور خدمت اور امداد سے پہلو تہی کرو تو وہ ایک قوم پیدا کر دے گا کہ اس کی خدمت بجا لائے گی- تم یقیناً سمجھو کہ یہ کام آسمان سے ہے- اور تمہاری خدمت صرف تمہاری بھلائی کے لئے ہے''-

خدا کے فرستادہ نے آخر میں نہایت دردبھرے الفاظ میں مخلصین جماعت کو خطاب کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:-

''میں تم میں بہت دیر تک نہیں رہوں گا اور وہ وقت چلا آتا ہے کہ تم پھر مجھے نہیں دیکھو گے اور بہتوں کو حسرت ہوگی کہ کاش ہم نے نظر کے سامنے کوئی قابل قدر کام کیا ہوتا- سو اس وقت ان حسرات کا جلد تدارک کرو- **جس طرح پہلے نبی رسول اپنی امت میں نہیں رہے میں بھی نہ رہوں گا سو اس وقت کا قدر کرو- اور اگر تم اس قدر خدمت بجا لاؤ کہ اپنی غیر منقولہ جائدادوں کو اس راہ میں بیچ دو،** پھر بھی ادب سے دور ہوگا کہ تم خیال کرو کہ ہم نے کوئی خدمت کی ہے- تمہیں معلوم نہیں کہ اس وقت رحمت الٰہی اس دین کی تائید میں جوش میں ہے اور اس کے فرشتے دلوں پر نازل ہو رہے ہیں- ہر ایک عقل اور فہم کی بات جو تمہارے دل میں ہے وہ تمہاری طرف سے نہیں بلکہ خدا کی طرف سے ہے- آسمان سے عجیب سلسلہ انوار جاری اور نازل ہو رہا ہے- پس میں بار بار کہتا ہوں کہ خدمت میں جان توڑ کر کوشش کرو مگر دل میں مت لاؤ کہ ہم نے کچھ کیا ہے- اگر تم ایسا کرو گے ہلاک ہو جاؤ گے- یہ تمام خیالات ادب سے دور ہیں اور جس قدر بے ادب جلد تر ہلاک ہو جاتا ہے ایسا جلد کوئی ہلاک نہیں ہوتا- اور میں یہ بھی کہتا ہوں کہ اس خدمت کے ساتھ دوسری خدمات میں بھی سست مت ہو- بہت نادان وہ شخص ہے کہ وہ اگر کوئی نیکی کرتا ہے تو اس طرح پر کہ ایک نیکی میں فتور ڈال کر دوسری نیکی بجا لاتا ہے وہ خدا کے نزدیک کچھ چیز نہیں بلکہ تم ان نیکیوں اور خدمتوں کو بھی اپنے دستور کے مطابق بجا لاؤ- اور یہ نئی خدمت جو بتائی جاتی ہے اس میں بھی پوری کوشش کا نمونہ دکھاؤ-

اگر اس رسالہ کی اعانت کے لئے اس جماعت میں دس ہزار خریدار اردو یا انگریزی کا پیدا ہو جائے تو رسالہ خاطر خواہ چل نکلے گا- اور میری دانست میں اگر بیعت کرنے والے اپنی بیعت کی حقیقت پر قائم رہ کر اس بارہ میں کوشش کریں تو اس قدر تعداد کچھ بہت نہیں بلکہ جماعت موجودہ کی تعداد کے لحاظ سے یہ تعداد بہت کم ہے-

سوائے جماعت کے سچے مخلصو خدا تمہارے ساتھ ہو- تم اس کام کے لئے ہمت کرو- خدا تعالیٰ آپ تمہارے دلوں میں القاء کرے کہ یہی وقت ہمت کا ہے-''

(رسالہ ''ریویو آف ریلیجنز اردو ستمبر 1903ء ضمیمہ)

حضرت اقدس کی اس تحریک پر ہمارے بعض احباب نے اصل مسودہ کو ہی پڑھ کر تعمیل حکم میں بڑی سرگرمی دکھلائی- چنانچہ حکیم محمد حسین صاحب قریشی اور خواجہ کمال الدین صاحب اور حکیم فضل الدین صاحب نے اسی وقت دس دس رسالے اپنے خرچ پر بھجوانے منظور کئے اور ایسا ہی بہت سارے دوسرے احباب نے خود خریداری میگزین منظور کی اور بعض احباب نے آٹھ آٹھ دس دس رسالے اپنے احباب کے نام بھجوا کر ان کو خریدار بنایا- اسی طرح ڈاکٹر محمد حسین صاحب نے 15 انگریزی رسالوں کی قیمت پیش کر کے اخلاص کا عمدہ نمونہ قائم کیا ضمیمہ ''رسالہ ریویو آف ریلیجنز'' (اردو) میں ان بزرگوں کا ذکر حضرت اقدس کے ارشاد مبارک کے بعد کیا گیا- علاوہ ازیں اسی پرچہ کے سرورق ص 2 پر بھی خدا کے موعود مسیح کی اس آسمانی آواز پر لبیک کہنے والے دیگر مخلصین کا بھی ذکر ملتا ہے-

چنانچہ لکھا ہے کہ:-

''حضرت اقدس کی اس تحریک کا علم ہونے پر بعض دوستوں نے دس دس رسالے اپنے خرچ پر باہر بھجوائے ہیں جیسے خواجہ کمال الدین صاحب حکیم فضل الدین صاحب، حکیم محمد حسین صاحب قریشی- یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ سب سے اول جماعت پشاور نے اور پھر ڈاکٹر محمد شریف صاحب نے قلات سے بلا کسی قسم کی تحریک کے ایک ایک رسالہ اپنے خرچ پر ولایت بھجوایا تھا اور اس کے بعد جماعت امرتسر و شملہ نے اور شیخ نیاز احمد و جان محمد اور شیخ نور احمد پلیڈر نے اور سید عبدالرحمٰن صاحب نے اور بعض دیگر احباب نے ان کی پیروی کی ...... اور نواب مہدی حسن صاحب نے بیس روپیہ قیمت رسالہ دینی منظور کی ...... اور اس کے بعد

(باقی صفحہ 7 پر)

تو نے طاعون کو بھی بھیجا میری نصرت کے لئے

طاعون ایک بیماری - ایک عظیم نشان

مکرم سید قمر سلیمان احمد صاحب

مسیح موعود کی نشانیوں میں آنحضورؐ نے ایک نشانی یاجوج ماجوج کے حوالہ سے یہ بیان فرمائی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نبی عیسیٰؑ اور آپ کے ساتھی اللہ تعالیٰ کے حضور دعائیں کریں گے اور اللہ تعالیٰ ان کی دعاؤں کو قبول فرماتے ہوئے یاجوج ماجوج کو ہلاک کرنے کے لئے ان کی گردنوں میں کیڑا پیدا کر دے گا جن کی وجہ سے وہ یکدم ہلاک ہو جائیں گے

نیز مسیح موعود کے بارہ میں یہ بھی فرمایا کہ:۔

جس انکار کرنے والے تک ان کے سانس کی گرمی پہنچے گی وہ وہیں ڈھیر ہو جائے گا اور ان کے سانس کی گرمی اتنی دور تک پہنچے گی جہاں تک ان کی نظر جائے گی

جیسا کہ ان احادیث سے واضح ہوتا ہے کہ مسیح موعود کی نشانیوں میں سے ایک نشانی دنیا میں ایسی بیماری کا پھیلنا ہوگا جو ایک کیڑے کے کاٹنے سے پھیلے گی اور نہایت مہلک ہوگی جس سے آناً فاناً لوگ موت کا شکار ہوتے چلے جائیں گے۔

جب حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا تو تمام ہندوستان میں آپ کی مخالفت کا ایک طوفان اٹھ کھڑا ہوا اور مخالفین نے طرح طرح کے الزامات اور دھمکیوں اور گالیوں کا ایک سلسلہ شروع کر دیا تو حضور نے خدا تعالیٰ سے خبریں پا کر جہاں اپنی تائید میں بہت سی پیش خبریاں بیان فرمائیں وہاں 6 فروری 1898ء کو ایک اشتہار طاعون شائع فرمایا۔ اس میں فرمایا:۔

آج جو چھ فروری 1898ء روز یکشنبہ ہے۔ میں نے خواب میں دیکھا کہ خدا تعالیٰ کے ملائک پنجاب میں مختلف مقامات میں سیاہ رنگ کے پودے لگا رہے ہیں۔ اور وہ درخت نہایت بدشکل اور سیاہ رنگ اور خوفناک اور چھوٹے قد کے ہیں۔ میں نے بعض لگانے والوں سے پوچھا کہ یہ کیسے درخت ہیں تو انہوں نے جواب دیا کہ یہ طاعون کے درخت ہیں جو عنقریب ملک میں پھیلنے والی ہے۔ میرے پر یہ امر مشتبہ رہا کہ اس نے کہا کہ آئندہ جاڑے میں یہ مرض بہت پھیلے گا۔ یا یہ کہا کہ اس کے بعد کے جاڑے میں پھیلے گا۔ لیکن نہائت خوفناک نمونہ تھا جو میں نے دیکھا"۔

اس بیماری سے بچاؤ کے لئے حضور نے اعلان فرمایا کہ خدا تعالیٰ نے مجھے الہاماً خوشخبری دی ہے کہ انی احافظ کل من فی الدار میں تیرے گھر کے ہر شخص کو بچاؤں گا۔

ایک نشان

چنانچہ اس خبر کے عین مطابق 1898ء میں طاعون جو اس سے قبل کلکتہ سے شروع ہو کر میسور اور پھر بمبئی میں ہلاکت خیزی کر رہی تھی پنجاب میں وارد ہوئی اور پھر اس صوبہ میں اس قدر جانیں تلف ہوئیں کہ الامان والحفیظ اور دلچسپ بات یہ ہے کہ احمدیوں کو خدا تعالیٰ نے اپنے خاص فضل سے بالکل محفوظ رکھا۔ حالانکہ اس کالی وبا کو روکنے کیلئے جب حکومت برطانیہ نت نئے منصوبے تجویز کر رہی تھی تو انہی دنوں حکومت نے ایک مدافعتی ٹیکہ تیار کیا اور لوگوں کو اس ٹیکہ کے لگانے کی تحریک کی جانے لگی۔ اس پر حضور نے طاعون کو خالصۃً اپنی صداقت کے لئے ایک خدائی نشان قرار دیتے ہوئے ٹیکہ لگوانے سے معذرت کر لی۔ اپنی کتاب کشتی نوح سن اشاعت 1902ء میں حضور نے فرمایا:۔

"اس وقت جو تدبیر اس عالم اسباب میں اس گورنمنٹ عالیہ کے ہاتھ آئی ہے وہ بڑی سے بڑی اور اعلیٰ سے اعلیٰ یہ تدبیر ہے کہ ٹیکا کرایا جائے۔ اس سے کسی طرح انکار نہیں ہو سکتا کہ یہ تدبیر مفید پائی گئی ہے اور بپابندی رعایت اسباب تمام رعایا کا فرض ہے کہ اس پر کاربند ہو کر وہ غم جو گورنمنٹ کو ان کی جانوں کیلئے ہے اس سے اس کو سبکدوش کریں۔ لیکن ہم بڑے ادب سے اس محسن گورنمنٹ کی خدمت میں عرض کرتے ہیں کہ اگر ہمارے لئے آسمانی روک نہ ہوتی تو سب سے پہلے رعایا میں سے ہم ٹیکہ کراتے۔ اور آسمانی روک یہ ہے کہ خدا نے چاہا ہے کہ اس زمانہ میں انسانوں کے لئے آسمانی رحمت کا نشان دکھاوے سو اس نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ تو اور جو شخص تیرے گھر کی چار دیواری کے اندر ہوگا اور وہ جو کامل پیروی اور اطاعت اور سچے تقویٰ سے تجھ میں محو ہو جائے گا وہ سب طاعون سے بچائے جائیں

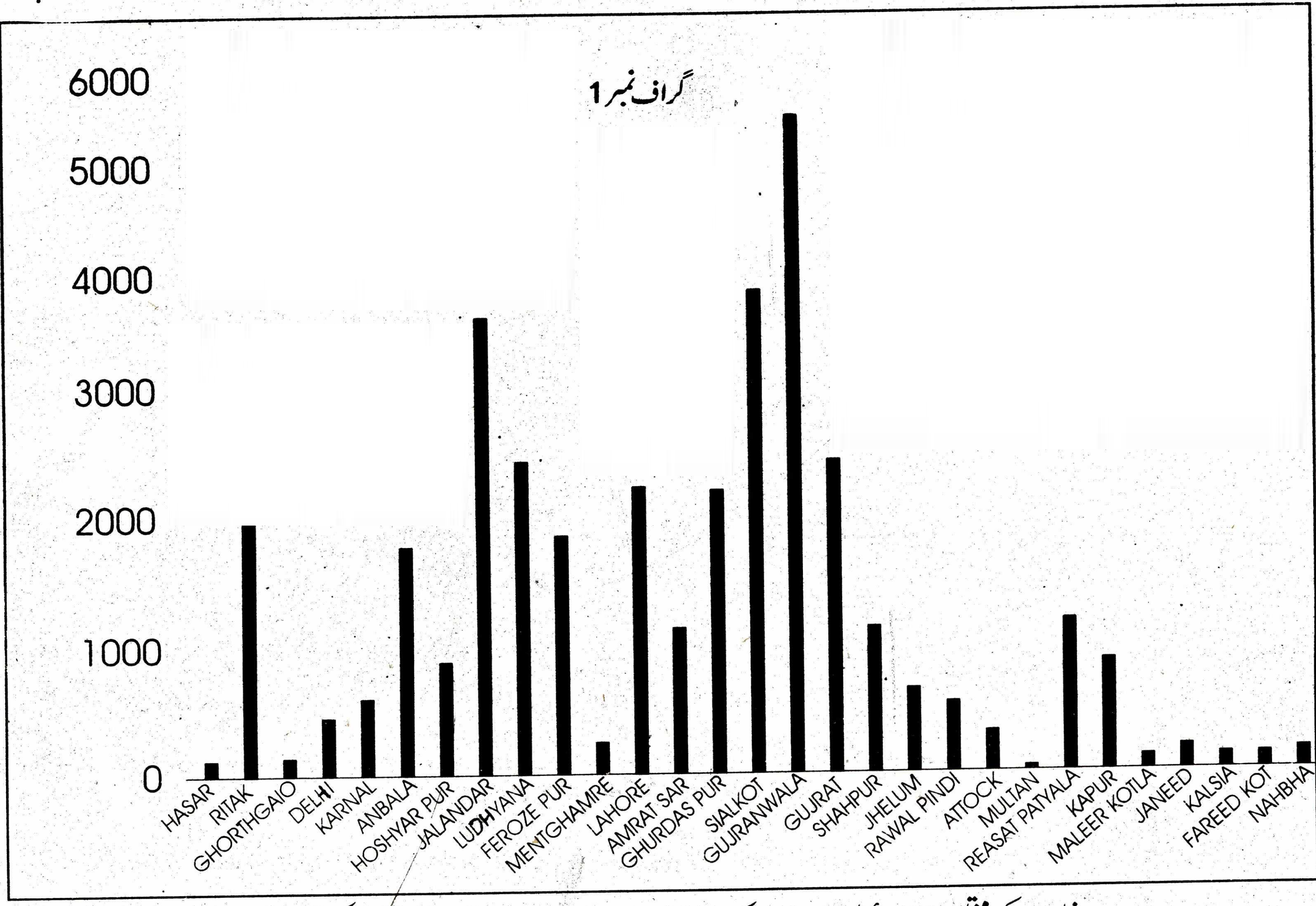

پنجاب کے مختلف اضلاع میں صرف ایک ہفتہ میں طاعون سے مرنے والے افراد کی تعداد کا جائزہ

گے۔اوران آخری دنوں میں خدا کا یہ نشان ہوگا تا وہ قوموں میں فرق کر کے دکھلاوے۔لیکن وہ جو کامل طور پر پیروی نہیں کرتا وہ تجھ میں سے نہیں ہے۔اس کے لئے مت دلگیر ہو۔یہ حکم الٰہی ہے۔جس کی وجہ سے' میں اپنے نفس کے لئے اور ان سب کے لئے جو ہمارے گھر کی چار دیواری میں رہتے ہیں ٹیکہ کی کچھ ضرورت نہیں'' (کشتی نوح ص 4)

اپنی سچائی پر اس سے زیادہ کیا گواہی ہوسکتی ہے۔وبا کا یہ عالم ہے کہ اردگرد موتا موتی لگی ہوئی ہے۔ہر گاؤں سے روزانہ کسی نہ کسی کے مرنے کی خبر آ رہی ہے۔گھروں میں ماتم برپا ہے اور حضور ہیں کہ بڑے پُرشوکت الفاظ میں حکومت سے فرماتے ہیں کہ ہمیں اپنے نفس کے لئے اور ان سب کے لئے جو ہمارے گھر کی چار دیواری میں رہتے ہیں ٹیکہ کی کچھ ضرورت نہیں۔

طاعون کیا ہے

آیئے دیکھتے ہیں کہ طاعون ہے کیا؟ اور دنیا میں کس طور ظاہر ہوتی رہی ہے۔مئی 1988ء کے نیشنل جیوگرافک نے طاعون پھیلانے والے چھوٹے سے کیڑے FIEA پر ایک مضمون لکھا ہے۔جس کے مطابق تاریخ میں پہلی دفعہ 1200 ق م لگ بھگ پرانے عہدنامہ میں اس کا ذکر ملتا ہے۔اس کے بعد دنیا میں تین بار بڑی وبائیں پھیلی ہیں جن کی وجہ سے دنیا کا معاشرتی نقشہ ہی بدل گیا۔

پہلی وبا 541 عیسوی کے لگ بھگ بحیرہ قلزم کے علاقہ میں پھیلی۔جس میں چار کروڑ افراد موت کا شکار ہوئے اور بازنطین حکومت کمزور ہوگئی۔دوسری وباء چودھویں صدی میں یورپ میں پھیلی۔اس میں اڑھائی کروڑ افراد لقمہ اجل بن گئے۔اس وبا کے نتیجہ میں یورپ کے معاشرہ میں اہم تبدیلیاں آئیں۔چونکہ غلاموں کی بہت بڑی تعداد اس بیماری کے باعث موت سے ہمکنار ہوگئی تھی اس لئے جاگیروں پر کام کرنے والے مزدوروں کی تعداد کم پڑگئی اور مزدور مناسب تنخواہوں کا مطالبہ کرنے لگے۔چنانچہ اس وبا نے بڑی حد تک یورپ کے جاگیردارانہ نظام میں شگاف ڈال دیا۔

دو اقسام

اس بیماری کی دو اقسام ہیں۔ایک میں بغل اور رانوں پر بخار کے ساتھ گلٹیاں نمودار ہوتی ہیں اور مریض پانچ سے سات دن میں چل بستا ہے۔اسے بیوبونک پلیگ (Bubonic Plague) کہا جاتا ہے۔دوسری قسم اس سے بھی زیادہ خطرناک ہے اس میں بیماری کا حملہ پھیپھڑوں پر ہوتا ہے۔جس سے تین دن کے اندر اندر موت واقع ہو جاتی ہے۔اس قسم کو نیوموِنک پلیگ (Pneumonic Plague) کہتے ہیں۔

یورپ میں ان دنوں یہ افواہیں مشہور ہوگئیں کہ اس وبا کی اصل وجہ یہودی ہیں جو پانی میں زہر ملا دیتے ہیں۔چنانچہ اس کے ردعمل کے طور پر لاکھوں یہودیوں کو بے گھر کر دیا گیا۔ان کے مکانات جلا دیئے گئے اور ہزاروں کو قتل کر دیا گیا۔

دراصل اس بیماری کی وجہ ایک جرثومہ ہے جو چوہوں پر حملہ آور ہوتا ہے۔اور ان کے خون میں داخل ہو کر بیماری پیدا کرتا ہے۔ایک چھوٹا کیڑا جسے انگریزی میں FLEA کہتے ہیں۔ان چوہوں کے خون سے غذا حاصل کرتا ہے۔اس طرح یہ جرثومہ اس کیڑے میں منتقل ہو جاتا ہے یہی کیڑا انسان کے خون سے بھی اپنی غذا حاصل کرتا ہے۔چنانچہ یہ جرثومہ اس کیڑے کے ذریعہ انسان سے چوہوں اور چوہوں سے انسان میں منتقل ہوتا رہتا ہے۔

تیسری بڑی وبا

دنیا میں تیسری بڑی وبا انیسویں صدی میں چین سے شروع ہوئی۔1855ء میں چین کے صوبہ یونان سے اس کا آغاز ہوا۔اور بحری جہازوں کے ذریعہ یہ کلکتہ آن پہنچی۔1896ء میں ہندوستان کے صوبوں بنگال، یو۔پی، میسور اور بمبئی میں اپنا زور دکھانے لگی۔پنجاب میں اس کا نام ونشان تک نہ تھا۔1898ء میں ۔ اشتہار کے بعد پنجاب اس کی زد میں آنے لگا۔اس سال تمام پنجاب میں طاعون سے دو ہزار اموات رجسٹر ہوئیں۔لاہور کے اس وقت کے مشہور انگریزی سول اینڈ ملٹری گزٹ نے اپنی 25 اپریل 1908ء کی اشاعت میں ہندوستان میں طاعون سے ہونے والی ہلاکتوں کا صوبہ وار جائزہ پیش کیا ہے۔جس کے مطابق بمبئی میں 1898ء میں ایک لاکھ چھ ہزار اموات جب کہ پنجاب میں صرف دو ہزار اموات ہوئیں۔1899ء پنجاب میں ہزار سے کم اموات ہوئیں۔جب کہ بمبئی میں ایک لاکھ اٹھارہ ہزار لوگ لقمہ اجل بنے۔اس کے بعد جیسا کہ پیشگوئی میں متنبہ کیا گیا تھا۔پنجاب کا گراف چڑھنے لگا اور 1907ء میں پنجاب میں چھ لاکھ پچاس ہزار اموات ریکارڈ کی گئیں جو ہندوستان بھر میں ہونے والی کل اموات کے نصف سے زائد تھیں۔

گراف نمبر 1 کے مطالعہ سے صورت حال واضح ہو جاتی ہے۔

اب پنجاب کا مطالعہ کیا جائے تو آگے سنیئے۔کوئی شخص آتش فشاں سے ایک محفوظ فاصلہ پر رہ کر اپنی انگل سے پیشگوئی کرسکتا ہے کہ وہ اس کی تباہی سے محفوظ رہے گا اور شائد اس کی بات سچ بھی ثابت ہو جائے مگر آتش فشاں کے دھانے پر بیٹھ کر بانگ دہل یہ اعلان کرنا کہ خدا تعالیٰ اس سے مجھے محفوظ رکھے گا اور پھر محفوظ رہ جانا یقیناً کرامت ہے۔

پنجاب میں اس بیماری کا سب سے زیادہ زور جن

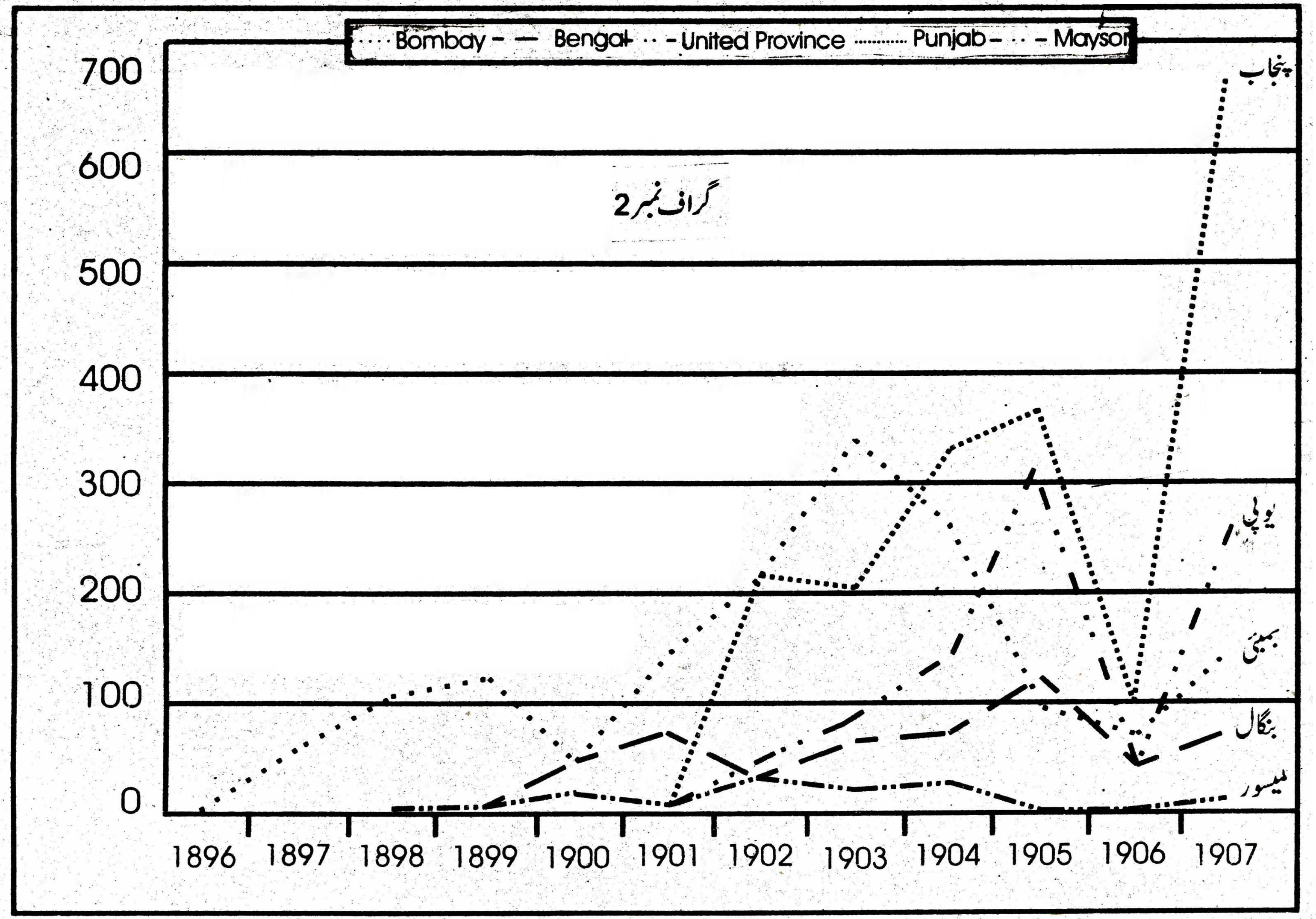

ہندوستان کے مختلف صوبہ جات میں طاعون سے مرنے والوں کا سال وار جائزہ

1896ء تا 1907ء

اضلاع میں تھا وہ بھی تھے جہاں حضور کی رہائش تھی۔ 26اپریل 1907ء کے اخبار ''اہل حدیث'' میں جو امرتسر سے مولوی ثناء اللہ امرتسری شائع کرتے تھے اور جس کا بنیادی کام ہی جماعت احمدیہ کی مخالفت تھا۔ صفحہ گیارہ پر انتخاب الاخبار میں طاعونی اموات کا حساب کے نام سے ایک رپورٹ شائع ہوئی ہے۔ جس میں ایک ہفتہ میں پنجاب کے مختلف اضلاع میں طاعون سے مرنے والوں کی تعداد شائع کی گئی ہے۔ اس کے مطابق اس ہفتہ دو ہزار فی ضلع سے زائد اموات گوجرانوالہ، سیالکوٹ، جالندھر، شاہ پور، لدھیانہ، گورداسپور اور لاہور میں ہوئی ہیں۔ یہی وہ علاقہ ہے جو حضور کے مسکن کے گرداگرد تھا۔ بلکہ اس اخبار میں مخالفت اور تعصب کے قلم سے یہ نوٹ بھی درج ہے کہ ''(کرشن قادیانی کا ضلع گورداسپور خاص قابل غور ہے)''۔ (دیکھئے گراف نمبر 2)

طاعون کی تیسری بڑی وبا کے کرہ ارض پر پھیلاؤ کو دیکھا جائے تو ہندوستان اس کا مرکزی نقطہ بنتا ہے۔ ہندوستان میں نظر دوڑائیں تو پنجاب پر یہ وبا شدت سے حملہ آور ہوئی اور پنجاب کا جائزہ لیں تو حضرت مسیح موعود کے مسکن کے ارد گرد موت ناچتی نظر آتی ہے۔

اور یہی حضرت مرزا صاحب کی صداقت کا بین ثبوت ہے ایک محفوظ مقام پر کھڑا ہو کر ہر شخص اپنی انگل سے کوئی بات بنا سکتا ہے۔ مگر حضرت مرزا صاحب نے نہ صرف اس بیماری کے پھیلنے سے قبل اہل پنجاب کو اس کی اطلاع دے دی تھی۔ بلکہ پنجاب میں بھی اس مقام پر موجود تھے جہاں اس بیماری کا زور سب سے شدید تھا اور طرفہ یہ کہ ٹیکہ لگوانے سے بھی معذرت کرلی اور پھر یہ چیلنج بھی شائع فرمایا کہ جس طرح یہ پیشگوئی قادیان کے محفوظ رہنے کے بارہ میں ہے اس طرح دوسرے مذاہب والے بھی اپنی صداقت کے لئے اپنے اپنے علاقہ کے بارہ میں پیشگوئیاں کر سکتے ہیں۔ مثلاً عیسائی کلکتہ کے بارہ میں کہہ دیں کہ وہاں طاعون نہیں پھیلے گی اور ہندو بنارس کے بارہ میں کہہ دیں کہ وہاں طاعون نہیں پھیلے گی اور اسی طرح کوئی لاہور اور کوئی امرتسر اور کوئی دلی کے بارہ میں کہہ سکتا ہے کہ ان کے علاقے طاعون سے محفوظ رہیں گے۔ اور پھر دیکھیں گے کہ کس کا علاقہ اس بلا سے محفوظ رہتا ہے۔ مگر کوئی یہ جرأت نہ کر سکا اور صرف جماعت احمدیہ کے ان تمام افراد پر جو حضرت مرزا صاحب کے سچے پیروکار تھے اور پنجاب بھر میں پھیلے ہوئے تھے آنچ تک نہیں آئی۔

ع

اک نشاں کافی ہے گر دل میں ہو خوف کردگار

بقیہ صفحہ 4

ہمارے مکرم دوست منشی نواب خاں صاحب تحصیلدار قبل علم حضرت اقدس کے اس ارشاد کے صرف مینیجر کی چٹھی پر بارہ انگریزی رسالوں کے باہر بھیجنے کے لئے روپیہ دیا ہے اور میر مردان علی صاحب نے چار انگریزی رسالوں کے لئے اور ایسا ہی جماعت سیالکوٹ نے گیارہ انگریزی اور ایک اردو رسالہ اپنے خرچ پر باہر بھجوائے ہیں''۔

اطلاعات و اعلانات

ولادت

خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے محترم احسان الٰہی ملک صاحب اور محترمہ مدیحہ احسان صاحبہ پاک بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کو مورخہ 20نومبر 2001ء کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ جس کا نام شیزہ ملک تجویز ہوا ہے۔ نومولودہ محترم نور الٰہی ملک صاحب صدر حلقہ وحدت کالونی لاہور کی پوتی اور محترم منور احمد ملک صاحب شاہ تاج شوگر ملز منڈی بہاؤ الدین کی نواسی ہے۔ بچی کے باعمر، خادمہ دین اور آنکھوں کی ٹھنڈک ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔

نکاح

عزیزہ مکرمہ بشریٰ فرحت صاحبہ بنت مکرم صالح محمد ناصر صاحب دارالیمن وسطی حلقہ سلام ربوہ کا نکاح ہمراہ مکرم مبارک احمد صاحب ابن مکرم بشیر احمد صاحب حال مقیم جرمنی مورخہ 26دسمبر 2001ء کو بعد نماز ظہر بیت المہدی ربوہ میں مکرم محمد طارق محمود صاحب مربی سلسلہ نے بحق مہر ایک لاکھ روپے پڑھا۔ عزیزہ بشریٰ فرحت محترم فتح محمد صاحب درویش مرحوم (قادیان) کی پوتی ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے یہ رشتہ جانبین کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔

سانحہ ارتحال

مکرم شفیق احمد ملک صاحب آرکیٹیکٹ اور ڈاکٹر رفیق احمد ملک صاحب آرکیٹیکٹ ماڈل ٹاؤن لاہور کی والدہ محترمہ جنت خاتون ملک صاحبہ زوجہ مکرم عبدالکریم صاحب مرحوم کچھ عرصہ صاحب فراش رہ کر 29رمضان المبارک کو مالک حقیقی سے جاملیں۔ مرحومہ کی عمر 92 سال تھی۔ ماڈل ٹاؤن لاہور میں تدفین ہوئی۔ مرحومہ نہایت ملنسار، مہمان نواز تھیں۔ بچوں کی نہایت اعلیٰ درجہ تربیت کی۔ جماعت احمدیہ اور خلافت کی فدائی تھیں۔ احباب سے ان کے درجات کی بلندی کے لئے درخواست دعا ہے۔

درخواست دعا

مکرم ڈاکٹر محمد ارشد صاحب (امیر نوشہرو فیروز) کو 20دسمبر 2001ء کو شدید قسم کا دل کا دورہ پڑا۔ اب پہلے کی نسبت افاقہ ہے۔ ان کی صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

مکرم سعید احمد صاحب وفا کارکن الفضل کی والدہ رحمت بی بی صاحبہ کو گرنے سے کولہے میں فریکچر ہو گیا ہے۔ سخت تکلیف میں مبتلا ہیں۔ احباب سے درخواست ہے۔

ولادت

خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے محترم ڈاکٹر داؤد احمد صاحب اور محترمہ قدسیہ داؤد صاحبہ پاک بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کو مورخہ 8دسمبر 2001ء کو بیٹی سے نوازا ہے۔ جس کا نام یسریٰ داؤد تجویز ہوا ہے۔ بچی خدا تعالیٰ کے فضل سے وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ نومولودہ محترم محمد احمد ثاقب صاحب سابق استاد جامعہ احمدیہ کی پوتی اور محترم نور الٰہی صاحب صدر حلقہ وحدت کالونی لاہور کی نواسی ہے۔ بچی کے باعمر، خادمہ دین اور قرۃ العین ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔

سانحہ ارتحال

مکرم فاروق اسماعیل صاحب اسیر راہ مولا نوکوٹ سندھ (جو سنٹرل جیل حیدرآباد میں قید و بند کی صعوبتیں برداشت کر رہے ہیں) کے والد چوہدری محمد اسحاق صاحب نوکوٹ (سندھ) بعمر 70 سال مورخہ یکم جنوری 2002ء کو ربوہ میں وفات پا گئے۔ مرحوم بعارضہ قلب بیمار تھے اور فضل عمر ہسپتال میں زیر علاج تھے۔ 2جنوری کو آپ کا جنازہ مکرم نذیر احمد ریحان صاحب مربی سلسلہ نے بیت المہدی میں بعد نماز عصر پڑھایا۔ اور قبر تیار ہونے پر محترم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید نے دعا کرائی۔ مرحوم کی پانچ بیٹیاں اور ایک بیٹا ہے مرحوم کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے درخواست دعا ہے۔

اعلان دارالقضاء

(مکرم اظہر الحق صاحب بابت ترکہ مکرم محمد شریف صاحب)

مکرم اظہر الحق صاحب وغیرہ ورثاء مکرم محمد شریف صاحب ساکنان کلاسوالا محلہ غربی تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ نے درخواست دی ہے کہ ہمارے والد بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ قطعہ نمبر 4/2 دارالیمن ربوہ رقبہ ایک کنال میں سے 1/4 حصہ ان کے نام بطور مقاطعہ گیر منتقل کردہ ہے۔ یہ حصہ ہمارے بھائی مکرم منصور احمد صاحب ناصر (مربی سلسلہ) کے نام منتقل کر دیا جائے۔ کسی دیگر وارث کو اس پر کوئی اعتراض نہ ہے۔ جملہ ورثاء کی تفصیل یہ ہے:۔

(1) محترمہ شمیم اختر صاحبہ (بیوہ)
(2) مکرم اظہر الحق صاحب (بیٹا)
(3) مکرم ریاض احمد صاحب (بیٹا)
(4) مکرم ارشد یعقوب صاحب (بیٹا)
(5) مکرم منظور احمد صاحب (بیٹا)
(6) مکرم شاہد قیوم صاحب (بیٹا)
(7) مکرم منصور احمد ناصر صاحب (بیٹا)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دارالقضاء ربوہ میں اطلاع دیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

تقریب آمین

مکرم نعیم احمد صدیق صاحب گلبرگ لاہور کی واقفہ نو بیٹی عزیزہ ضوفشاں نعیم کی ''تقریب آمین'' مورخہ 8دسمبر 2001ء ٹاؤن لاہور میں منعقد ہوئی۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ عزیزہ کو قرآنی علوم سیکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

(وکالت وقف نو)

بقیہ صفحہ 8

نصاب سے طالبان پیدا ہوتے ہیں جو حالات سے سمجھوتہ کرنے کی اہلیت نہیں رکھتے مدارس نے خود کو تقسیم کر رکھا ہے ایک تنظیم کا دوسرے میں داخلہ نہیں لے سکتا۔ قاضی حسین احمد نے ملی یکجہتی کونسل کو سیاسی مقاصد کے لئے استعمال کر کے نقصان پہنچایا۔ یہ باتیں انہوں نے ایک اخبار کو انٹرویو دیتے ہوئے کہیں۔

افغانستان میں غیر ملکی فوج کی تعیناتی جاری

افغانستان کی عبوری حکومت کو مضبوط کرنے اور وہاں امن و امان کی صورتحال برقرار رکھنے کے لئے کثیر الملکی فوج کی تعیناتی کا سلسلہ جاری ہے۔ برطانیہ کو تین ماہ کی قیادت ملے گی اور پھر ترک فوج کمانڈ کریگی۔ فرانس کے 500 فوجی کابل پہنچنے والے ہیں۔ جبکہ برطانیہ کے فوجی پہلے ہی افغانستان میں موجود ہیں۔

بے نظیر کے بغیر الیکشن قبول نہیں پیپلز پارٹی

صوبہ پنجاب کے اجلاس میں یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ بے نظیر بھٹو کی قیادت اور ان کی موجودگی میں ہی آئندہ الیکشن میں شرکت کی جائیگی۔ ان کے بغیر انتخابات بے معنی ہیں۔ یہ فیصلہ صوبائی صدر قاسم ضیاء کی صدارت میں کیا گیا۔

پاکستان کرکٹ ٹیم کی بنگلہ دیش روانگی

پاکستان کی کرکٹ ٹیم پہلی دفعہ بنگلہ دیش کے خلاف ان کی ہوم گراؤنڈ پر ٹیسٹ کھیلنے کے لئے ڈھاکہ پہنچ گئی ہے۔ ٹیم کی قیادت وقار یونس کر رہے ہیں۔ دورے میں دو ٹیسٹ میچوں کے علاوہ تین ایک روزہ بین الاقوامی میچز بھی کھیلے گی۔ روانگی سے قبل وقار یونس نے بتایا کہ وہ بنگلہ دیش سے ایک بڑی ٹیم کی طرح ہی مقابلہ کریں گے۔ پہلا ٹیسٹ 9 جنوری سے ڈھاکہ میں جبکہ دوسرا ٹیسٹ 16 جنوری سے چٹاگانگ میں کھیلا جائے گا۔ تین ایک روزہ میچز 22، 25 اور 26 جنوری کو کھیلے جائیں گے۔ سعید انور زخمی ہونے کی وجہ سے ٹیم میں شامل نہیں ہیں۔ جبکہ وسیم اکرم اور شعیب اختر ٹیم میں شامل ہیں۔

خبریں

ربوہ: 4 جنوری 2002ء گزشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم سے کم درجہ حرارت 5 اور زیادہ سے زیادہ 12 درجے سنٹی گریڈ

☆ ہفتہ 5 جنوری- غروب آفتاب: 5-20
☆ اتوار 6 جنوری- طلوع فجر: 5-40
☆ اتوار 6 جنوری- طلوع آفتاب: 7-07

آئی ایس آئی کو صدر کی ہدایت نیویارک ٹائمز کے مطابق صدر جنرل پرویز مشرف نے آئی ایس آئی (انٹر سروسز انٹیلی جنس) کو ہدایات دی ہیں کہ وہ کشمیر میں موجود حریت پسند گروپوں کی پشت پناہی ترک دے- اخباری رپورٹ کے مطابق حکومتی نمائندہ نے بتایا کہ اس اقدام سے آزادی کشمیر کی کوششوں میں رکاوٹ پڑے گی لیکن یہ کوششوں کا اختتام نہیں ہے اور ہم کشمیریوں کی اخلاقی اور سیاسی حمایت جاری رکھیں گے- یہ اقدامات موجودہ کشیدگی میں کئے گئے ہیں جبکہ دونوں ممالک کی افواج سرحدوں پر تیار کھڑی ہیں-

لاہور میں جہادی تنظیموں کے خلاف کریک ڈاؤن ملک بھر میں جہادی تنظیموں اوران کے دفاتر اور سرگرمیوں پر کڑی نظر رکھنے کے ساتھ ساتھ مطلوب افراد کی گرفتاری کے لئے چھاپے مارے جارہے ہیں- اس سلسہ میں کراچی میں بدھ کو بڑے پیمانے پر گرفتاریاں ہوئیں اور دفاتر سیل کئے گئے- ادھر لاہور میں بھی گرفتاریوں کے لئے چھاپے مارے جارہے ہیں اور حزب التحریر کے دو کارکنوں کو گرفتار کیا گیا ہے- پولیس کے ذرائع کے مطابق پولیس کے سیکیورٹی ونگ کی میٹنگز اس تناظر میں ہورہی ہیں اور جہادی تنظیموں کے خلاف کریک ڈاؤن کی تیاریاں کرلی گئی ہیں- اور مطلوب افراد کی فہرستیں مکمل کرلی گئی ہیں-

بھارت کی طرف سے مذاکرات کے اشارے سرحدوں پر فوجیوں کی موجودگی اور دھمکی آمیز اقدامات کے باوجود اب وزیر اعظم واجپائی اور وزیر دفاع جارج فرنینڈس کے بیانات سے جنگ نہ کرنے اور مذاکرات کے امکانات نظر آرہے ہیں- پہلے بھی بھارت نے کہا تھا کہ جنگ پاکستان کے خلاف نہیں ہوگی- اگر حملہ ہوا بھی تو صرف دہشت گردوں پر جو بھارت میں تخریبی کارروائیاں کررہے ہیں اور یہ صورتحال اس وقت انتہا کو پہنچ گئی جب نئی دہلی میں بھارتی پارلیمنٹ پر حملہ کیا گیا جس کو بھارت مبینہ طور پر جیش محمد اور لشکر طیبہ کی کارروائی سمجھتا ہے-

کشیدگی کے خاتمے کیلئے بھارت پاکستان سے مذاکرات کرے پاک' چین بیجنگ میں جنرل مشرف اور چینی وزیر اعظم چورانگ جی نے جنوبی ایشیا میں کشیدگی کے خاتمہ کے لئے اس بات پر اتفاق کیا ہے کہ بھارت پاکستان سے مذاکرات کرے یہ بات جمعرات کو دونوں کی ملاقات کے درمیان طے پائی-

دہشت گردی کے خلاف اقدامات قابل تعریف ہیں جسونت سنگھ بھارت کے وزیر خارجہ جسونت سنگھ نے کھٹمنڈو میں سارک کانفرنس کے موقع پر کہا کہ حکومت پاکستان کی طرف سے لشکر طیبہ اور جیش محمد کے خلاف اقدامات قابل تعریف ہیں تاہم اسے دہشت گردی کی عمارتوں کو گرانے میں وقت لگے گا- انہوں نے کہا کہ پاکستان نے ہمیں باقاعدہ طور پر ان کارروائیوں کے بارہ میں آگاہ نہیں کیا-

امریکہ بمباری بند کرے ملا عمر حوالے کر دینگے طالبان لیڈر ملا عمر کے حامیوں نے پیشکش کی ہے کہ اگر امریکہ بمباری بند کردے تو وہ ملا عمر کو افغان حکام کے حوالے کردیں گے- یہ بات ایک افغان انٹیلی جنس افسر نصرت اللہ نصرت نے بتائی- رئیس باغران کمانڈر عبدالواحد نے خود کو اپنے 15 سو ساتھیوں سمیت حوالے کرنے کا وعدہ کیا ہے- نصرت اللہ نے کہا کہ ہم معاہدہ کرنے میں کامیاب ہوجائیں گے-

چین کی طرف سے پاکستان کی مکمل حمایت پاکستانی صدر اور چینی وزیر اعظم کی گزشتہ روز ملاقات میں چین نے پاکستان کی مکمل حمایت کا وعدہ کیا ہے- میجر جنرل راشد قریشی نے صحافیوں کو بتایا کہ چین نے ایک دفعہ پھر ثابت کردیا کہ دونوں ملکوں کی دوستی سمندروں سے گہری اور پہاڑوں سے بلند ہے- چین نے پاکستانی اقدامات کی مکمل حمایت کی ہے-

پاکستان' بھارت اور افغانستان میں زلزلہ جمعرات کو دن 12 بج کر پانچ منٹ پر پاکستان' بھارت اور افغانستان میں زلزلے کے جھٹکے محسوس کئے گئے- اس زلزلے کا مرکز افغانستان میں ہندوکش کا علاقہ تھا- پاکستان سے لاہور' اسلام آباد' پشاور' چترال' گوجرانوالہ' جھنگ' سیالکوٹ' میانوالی' ربوہ' چنیوٹ وغیرہ میں جھٹکے محسوس کئے گئے- مقبوضہ کشمیر میں زلزلے کی شدت 6.4 درجہ تھی- مردان میں 6.3 درجہ تھی-

کنٹرول لائن اور ورکنگ باؤنڈری پر جوابی کارروائی بھارتی گولہ باری اور فائرنگ کے خلاف پاک فوج کی جوابی کارروائی میں بھارتی توپخانہ تباہ ہوگیا اور میجر سمیت 8 فوجی ہلاک ہوئے- چھمب جوڑیاں سیکٹر میں دو پاکستانی شہید ہوئے- بھارت کی طرف سے 28 پاکستانی فوجیوں کی شہادت کے دعویٰ کو پاکستانی ترجمان نے مسترد کرتے ہوئے بھارت کی طرف سے سول علاقے پر فائرنگ کی مذمت کی ہے-

بھارتی فوجوں کی واپسی تک کشیدگی ختم نہیں ہوگی دفتر خارجہ کے ترجمان عزیز احمد خان نے کہا کہ صرف بیانات دینے سے کشیدگی ختم نہیں ہوگی جب تک کہ عملی اقدامات نہیں کئے جاتے- اس کے لئے مذاکرات کی فضا سازگار بنائے بغیر اور فوجوں کو واپس لے جانے تک کشیدگی کے خاتمہ نہیں ہوگا-

مشرف سے ملاقات نہیں ہوگی نیپال سے پہلے لکھنو میں پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے بھارتی وزیر اعظم اٹل بہاری واجپائی نے کہا کہ کٹھمنڈو میں جنرل مشرف سے ملاقات نہیں ہوگی- البتہ جنگ ٹالنے کی کوششیں جاری رکھوں گا- انہوں نے کہا پاکستان کے اقدامات ناکافی ہیں- انہوں نے مزید کہا کہ ایٹمی ہتھیار استعمال نہ کرنے کا تہیہ کر رکھا ہے-

پاکستان نے جوابی فہرست تیار کرلی بھارت کی طرف سے پیش کردہ دہشت گردوں کی فہرست کے جواب میں پاکستان نے بھی 29 دہشت گردوں کی فہرست تیار کی ہے جو کہ آئندہ چند روز تک بھارت کے حوالے کردی جائیگی- پاکستان میں ہونے والی تخریب کاری کی وارداتوں میں مبینہ طور پر بال ٹھاکرے سمیت ملوث ''را'' کے ایجنٹوں کے نام اس میں شامل ہیں-

کنٹرول لائن پر جھڑپیں گزشتہ روز بھی کنٹرول لائن پر پاکستان اور بھارت کے درمیان شدید جھڑپیں ہوئی ہیں جس میں بھارتی توپہ خانہ اور مشین گنوں کا استعمال کیا گیا-

بے نظیر کی واپسی کے امکانات بے نظیر نے کارکنوں کو اپنی واپس کے اشارے دیئے ہیں پیپلز پارٹی کے بعض راہنماؤں نے بھی اس بات کا اظہار کیا ہے کہ بے نظیر جلد وطن واپس پہنچ رہی ہیں- گزشتہ دنوں فوجی حکومت نے پہلی بار بے نظیر سے رابطہ کیا تھا-

کرزئی کی طرف سے امریکی بمباری کی حمایت افغان سربراہ حامد کرزئی نے دہشت گردوں کے ٹھکانوں پر امریکی بمباری کی حمایت کی ہے تاہم انہوں نے اس بمباری سے شہریوں کی ہلاکت پر اظہار تشویش کیا ہے-

موجودہ مدارس سے طالبان پیدا ہوتے ہیں متحدہ شریعت کونسل کے راہنما اور پاکستان ایجوکیشن بورڈ کے ممبر مفتی عبدالقوی نے کہا ہے کہ موجودہ مدارس کے

(باقی صفحہ 7 پر)

اکسیر بلڈ پریشر

ایک ایسی دوا ہے جس کے دو تین ماہ استعمال سے ہائی بلڈ پریشر اللہ کے فضل سے مکمل طور پر ختم ہو جاتا ہے- اور دواؤں کے مستقل استعمال سے جان چھوٹ جاتی ہے- حکماء اور ڈاکٹرز اپنی پریکٹس میں گارنٹی کے ساتھ استعمال کرواسکتے ہیں- فی ڈبی (10 یوم کی دوا)-/30 روپے ڈاک خرچ 30 روپے پریکٹس کیلئے بڑی پیکنگ خصوصی رعایت کے ساتھ دستیاب ہے- تیار کردہ

ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ)

گول بازار ربوہ فون 212434-211434

مشورہ مفت

دانتوں کے ماہر معالج

شریف ڈینٹل کلینک

اقصیٰ روڈ ربوہ- فون نمبر 213218

جرمن ہومیو پیتھک ادویات

ربوہ میں بڑا مرکز ہومیو پیتھی

کیوریٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی انٹرنیشنل ربوہ

فون: 213156 فیکس: 212299